سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی

چہ گویم با تو گر آئی چنا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی عوض دار الامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۲۶ مگھر — نمبر ۵

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بدین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ پیشگی

بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی الگ رسید نہ دی جاوے گی البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں اون کو بہرحال رسید لینی چاہیئے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میاں صاحب عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ مینیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں۔ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرتا رہونگا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار مطبع چھاپکر شائع کیا گیا)

طیاری جلسہ

چوہدری رستم علی صاحب مہتمم لنگرخانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہر مقام کے بھائی جو یہاں جلسہ پر آنا چاہتے ہیں۔ اپنی صحیح تعداد سے ضرور مطلع فرما دیں۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر ساتھ لاویں۔ بستروں کے لئے پچیس چھبیس چھکڑوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت ہوگی۔ چھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہوں گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بھی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کردیں گے۔ سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام درخواست کرکے منگوالیا جاوے۔ جس کے دکھانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمدورفت ہوسکیگی۔ ۲۵۔ دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے۔ سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدر میں جیسا کہ بعض صاحبان بھیجدیتے ہیں۔

اخبار جماعت احمدیہ

منی پور نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کیوقت ایک چور نے حملہ کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولویصاحب موصوف بچگیا۔ اور چور گرفتار ہوکر دس سال کے واسطے کالے پانی بھیجا گیا۔

انجمن دہلی دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو حسب گنجائش بہر چھپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

رپورٹ کے عنوان جہان تک میں سمجھتا ہوں ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ میں خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو امور ذیل کی تفصیل ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (ہ) تبلیغ زبانی (و) کتابوں رسالوں اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) سبائعین کی ترقی تعداد۔ (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتھ اون کے برتاؤ میں تبدیلی یعنے احمدیوں کی ہردلعزیزی۔ اون کے خلاف تعصب۔ تاثیرات میں کمی بیشی۔ (ی) صدر انجمن کے ساتھ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشا کی بجاآوری لوکل انجمن نے کیسی کچھ کی ہے (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اعلےٰ تر پایہ پر پہنچانے کے لئے بہ حیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھہ کارگذاری کی۔ (ل) حساب آمد و خرچ جس میں دارالامان کی مقررہ امدادی مدات کے علاوہ مقامی مصارف وضروریات اور مالی حالت کی بھی تفصیل ہو۔ (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جس میں افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بھی سارے شریک نہیں ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تاحال کوئی انتظام نہیں ہوا یہاں نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ علاوہ سننے والے۔ آٹھویں دن کی نماز جمعہ ہی میں نہیں آتے روزانہ درس ہو تو اوس میں کیا شریک ہوں گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بھی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھہ بندوبست نہیں ہوسکا۔ اللہ رحم فرمائے اور ہمیں دینی کاموں میں سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہیں اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بھی تھوڑی دیر کے لئے مل بیٹھتے ہیں اوسی میں امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے۔

۲۔ زبانی تبلیغ کی خدمت جہان تک ناچیز راقم کو معلوم ہے۔ صرف ایک محب دین وملت کے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔

خطبہ جمعہ

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ دنیا میں ایک فرقہ ایسا ہی ہے۔ کہ راستبازی ان کی فطرت میں داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھ ملا دیتا ہے اور پھر اپنے تئیں سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپا دیتا ہے۔ نیکی کا حال بیج کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو زمین اچھی نہ ہو۔ زمین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہم نشین عمدہ تربیت۔ نگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز کو قائم کرو۔ بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے ہیں۔ پھر اون کا لطف نہیں رہتا۔ دیکھا گیا۔ کہ زبان سے اللھم صل علیٰ ہو رہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سنوار کر پڑھو۔ اور جو معاہدہ نماز میں کرتے ہو۔ عملی زندگی میں اس کا اثر دیکھو زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد۔ ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پھر واعظوں کو ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسروں کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئیں بہلاتے ہو۔ پس تم دونوں سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو۔ نماز پڑھو۔ کہ یہ دونوں کام خاشعین پر گران نہیں۔ جب مذکر و مونث دونوں جمع ہوں۔ تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتا ہے انگریزی میں بھی مرد وعورت میں سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہیں۔

خط وکتابت جو صاحب خط لکھیں۔ وہ اپنا نمبر خریداری ساتھ ضرور تحریر کریں ورنہ تعمیل میں بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

کلام امیر المومنین

ایک خط اور اوس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وارث اخلاق احمدی و اقفہ

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ ۔

آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے ۔ کہ موضع ..... کی قضا میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا ۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا ۔ اب گاؤن کے لوگون نے مجھے واسطے قضا کے مقرر کر لیا ۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کر دیا کرو ۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آ گیا تو ہماری بات ان کو سُننے نہ دیگا اب اون کے نکاح مین اور اون کی میت مین اور بروز جمعہ خطبہ مین حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور تو کل بدعات موقوف کر دین ۔ مگر ایک دسوان ۔ بیسوان چہلم یا کہین گیارہوین کی روٹی آگے رکھہ کر کچھہ سورتین پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے ہر وقت اس کے بدعت ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے ۔ مگر بہت مدت کی عادت چھوڑنا مشکل ہے ۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے دل مین بہت جوش آتا ہے کہ اون کو کہا جاوے کہ اگر مجھہ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور جو کچھہ بدعات ہین چھوڑ دو ۔ تو مین قضا کرتا ہون ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو ۔ مجھہ سے یہ کام نہین ہوتا پھر سوچتا ہون کہ کہین یہ بات گناہ بھی نہ ہو کہ تم نے آہستگی اون کو سمجھانا تھا شائد وہ مان جاتے ۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہون جس طرح حضور حکم فرماوینگے اوسی طرح عمل مین لاؤنگا اور بندہ کو کچھہ پیدا اوار ہی کا خیال نہین کیونکہ فصل پر دو تین من دانے ہوتے ہین ۔ اللہ صاحب روزی دینے والا ہے فقط حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہون پھر جیسا حکم ہو عمل مین لاؤن گا ۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے ۔ پھر اوٹھہ کر نفل پڑھا کرتے تھے ۔ جب مین اپنی حالت دیکھتا ہون ۔ کہ سردی کے موسم مین فرض نماز کو صبح کیوقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اوٹھہ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے ۔ مجھے نفلون کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کرون ۔ غرض نماز کو وضو کیا جاوے ۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کرون یا نہ کیا کرون ۔ مفصل حکم تحریر فرماوین ۔

اس خط کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے ارقام فرمایا " سب سے مقدم ہے ۔ کہ آپ لوگون کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھاوین ۔ کہ مسلمان ہو جاوین ۔ پھر نماز کی تعلیم دو ۔ پھر زکوۃ کی ۔ پھر روزہ و حج کی ۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے ۔ آپ ضرور قضاء کرین ۔

سردی اور بڑھاپا ۔ پھر تہجد مین آپ تیمم کر لیا کرین میت کو ثواب پہونچتا ہے ۔ باقی غلطیان تدریج نکل جاوینگی ۔

ایک صاحب کے چند سوالون کے جواب

سلام و
علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہین اور چاہا کہ قصۂ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی تناقض کو دور کر کے خوبی و حقیقت کو دل نشین کر لون ۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر مین وہ ۔ وہ قصص رطب و یابس بھر دئے ہین ۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب مین لاٹھی اور گندے فتوون سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے ۔

اور یہ ساری تاریکیان الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئین ۔ اس لئے آپ کی خدمت مین عریضہ ہذا پیش کر کے ملتجی ہون کہ برائے خدا و رسول و بحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرمائی ۔

سوال نمبر ۱ ۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرۃ آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف رحمانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ہے پس قاعدہ یہ چاہتا ہے ۔ کہ جنت مین جسم عنصری تو درکنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو ۔ ایسی حجت پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و مانع ہوئین ۔ پر نص قرآنی سے آدم کا معہ اپنی زوجہ کے جنت مین سکونت پذیر ہونا ثابت ہے ۔

سوال نمبر ۲ ۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا بھی گیا تھا ۔ تو اھبطوا منہا جمیعاً سے کیا مراد ہے

سوال نمبر ۳ ۔ حدیث شریف مین وارد ہے ۔ کہ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ مین ، دشیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھہ دون ۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر ۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے ۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے ۔ اور اگر واسجدوا لآدم مین لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے ۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا ۔ تو ایسی تعلیم دساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامۂ دخشور کلکشاہ ۔ پھر وہ لوگ کیون گنہگار ہین ۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہین ۔

جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صید نزدیک است ۔ دور انداختہ ۔

۱ ۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے ۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے ۔

ثبوت ۔ (۱) منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم

(۲) ولکم فی الارض مستقر

(۳) انی جاعل فی الارض خلیفہ

۲ ۔ اھبطوا منہا ۔ ایسا ہے جیسے اھبطوا مصراً اس ملک سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے ۔

حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳ ۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم ۔ سجدہ کرو آدم کے باعث ۔ جنت آدم وہ تھا جسمین دجلہ فرات ۔ سیحون جیحون ندیان بہتی ہین ۔ توریت کے ابتدا مین اور صحیح مسلم کے ابتدا مین ایسا لکھا ہے ۔

بددعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریون سے تنگ آکر حضرت امیر کی خدمت مین خط لکھا اور موت کی خواہش کا اظہار کیا ۔ حضرت نے جواب مین فرمایا ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس مین اکثر اوقات استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کرینگے یہ کمزوری دور نہوگی الا ان یشاء اللہ ۔ کبھی اپنے حق مین بددعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالےٰ پر کسی کا احسان نہین جب دعا کرو نیک کرو اگر وہ سنتا ہے تو کیا بددعا ہی سنتا ہے اور نیک نہین سنتا ◆

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

موجودہ انقلابات مین احمدیون کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ مین اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتون مین رات دن غرق رہنے کے سبب رُوحانی آنکھ اگر کہو نہین بیٹھے تو کم از کم دور بینی کی نگاہ سے محروم ہو چکے ہین وہ اگر ایسا خیال کرین۔ کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تہوڑے عرصہ مین ختم ہو جائیگا۔ تو کچھ تعجب کی بات نہیز لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان کے ساتھ ملا کر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہین رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریون کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور کسی کے وہم و گمان مین بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ اس کانٹون کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کسی زمانہ مین اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سنتے ہی سر جھکا دینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الٰہی کو کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈین گے" ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہون۔ مگر زمانے کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کہا نیوالا کلام نہین۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتین پوری ہو کر رہین۔ ہمارا مسیح دنیا مین امن اور صلح کا پیغام لے کر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتھ مین لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتھ مین لین۔ بلکہ خوشی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہین۔ آہنی ہتہیار کا تو ذکر ہی کیا ہے ہمارے امام نے ہمین اس امر کی بھی اجازت نہین دی کہ ہم بعض شورہ پشت آریون یا بدماغ بنگالیون کی طرح زبان کی چھری کو چلائین یا قلم کی سختی سے کام لین ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کر کر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکر گذار رہین اور اس کی حکومت کے انتظام مین اوس کی حتے الوسع امداد کرین۔ غرض ہم وہ لوگ ہین جو صرف امن و امان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہین ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہین اور سب کو سلامتی کے جہنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہین۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد مین کامیاب کر کے دکھائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا مین جو کچھ انقلابات کی تارین متحرک ہو رہی ہین ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھ کر دنیا گھبرا رہی ہو حیران اور پریشان ہو تو ہو پر احمدی اطمینان کی نگاہ سے اپنے خدا کے عجائب کامون کو دیکھ رہا ہے شاہ کجکلاہ اور اوس کی پُر جوش رعایا کے درمیان مطالبہ پارلیمنٹ پر جنگ و جدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازون کا کھول دینا۔ اس زمانہ کی عجب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہو جانا جاپان جیسی چھوٹی سی ایشیائی سلطنتون کے ہاتھون خرس روس کا بیڑا صحیح معنون مین غرق ہو جانا۔ مصر مین شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانون کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کر لینا۔ یورپ کی سلطنتون کے دیکھتے دیکھتے مولا حفیظ کا اپنے بھائی سے سلطنت چھین لینا۔ یورپین سلطنتون کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ مین احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر و توانا خدا کے عجائبات کو حمد و شکر کے ساتھ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل مین کیا ہے؟ نہ تو وہ شکائت کرنے والون مین سے ہے نہ ادن مین سے ہے جن پر شکائت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکھتا ہے نہ ایسے مضامین لکھنے والون کا حامی ہے اور نہ اون مضامین نویسون کو جہنم کی طرف جلد جانے مین پہانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بمب کا خطرہ ہے نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل مین اس کا کوئی پارٹ نہین لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتین دراصل سب کچھ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہین۔ یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیئے۔ کہ آئندہ جو کچھ زمانہ مین بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر مین اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال و چلن اختیار کرین اس طرز کو احمدیون نے ابھی سے اختیار کر لیا ہے بیشک دنیا دار الاسباب ہے اور اوس کے تمام کام بہ آہستگی سر انجام پاتے ہین۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبھی دنیا مین آتے ہین اون کا محرک روحانی ضرور کسی زبردست اور پُر جوش دردمند دل کا آہ و فغان ہوتا ہے یہ بھی اسباب حقیقی مین سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ مین بھی جب کہ دُنیا مادیت کے ناپاک گڑہے مین گر کر بلند پروازی کے پر و بال توڑ چکی تھی۔ خدا تعالےٰ نے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتین کرنی آسان ہین اور لیکچرون کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بھرنا کوئی مشکل امر نہین فوری جوش کی حالت مین پہانسی تک قبول لینے کیواسطے طیار ہو جانا بھی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑہاپا سب مخلوق الٰہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے ربّ کے آگے گریہ و زاری کرنے مین گذار دیا۔ دنیا میٹھی نیند مین سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بے چینی سے اُٹھ کر کسی قادر مقتدر حاکم کے آگے ہاتھ جوڑے کہڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الٰہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق۔ وہی جو اُسپر پتھر پھینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے قومی چیرہ زاور ہُرّدن کے درمیان جیل مین جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے۔ جو قوم سے مار کہا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یہ مُقدس وجود ہمارے درمیان احمدؑ کا تھا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ راہ تھی۔ جو اوس نے اختیار کی کہتے ہین پُل صراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ میرزا احمدؑ نے اختیار کی وہ تو شاید پُل صراط سے بھی زیادہ تیز اور باریک تھی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تھا۔ جس نے تمام جہان کو رُلا دیا ہی۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پچھلی رات کی چیخین مین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمد ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

اخبارات کے مضامین

جوتندر ونا تھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگالہ پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اور دو مرتبہ تپنچہ چلایا۔ مگر ہز آنر کا اقبال سد راہ ہوا۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے تھے چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پہ چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیمرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندر ونا تھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت کے رحم کا خواستگار ہوا۔ اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۵ ۲ نومبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈشپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اسکی جوانی پہ رحم کرکے جلاوطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری تو اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جوابدہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکین۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکار کی امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہوہی جاوین۔

راجپوتی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے بعد کی آباد شدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر گپین ہانکنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب امر ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاستر کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقاء کے لیئے سلطان کی معزولی نہائت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کردیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لیئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبرون کے ہموافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپٹ نے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کرلیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کیئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہائت ہمدردی رکھتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپٹ نے دوسری خبر لکھی ہے کہ از مہر آمدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءً مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ خاکسار کی تجویز متعلق ملیہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی ملیہ دیئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش سے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے ملیہ ملیہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس ملیہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہووے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۵ مجلس معتمدین مورخہ ۱۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم ملیہ عہ اور صرف ۵ روپیہ تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاویگا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابو سعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیجناب خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹرڈ خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر پھر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخرکار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور رہیگی مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم بیکسوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابو سعید صاحب عرب جن کی شفقت دہر دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے، اور وہ جو تیرے پاک اور سچے فرستادہ اعلیٰحضرت مسیح موعود و مہدی معہود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشوونما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

چین

کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء میں فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشوں سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۵ سالہ بچے تنگچی کے انتخاب پر ہوا۔ اِس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظور نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونوں نائب السلطنت قرار پائیں اوس وقت سے اب تک چالاک دفرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھوں میں رکھی ۱۸۷۵ء میں فغفور ٹنگچی جبکہ وہ بالغ ہوکر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعۃً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر لوگون میں طرح طرح کی افواہیں اڑین۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ اپنی حکومت میں فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور ٹنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت میں ٹسی ہسی کی شریک تھی دفعۃً مر گئی اندرونی محل سرا کی سازشوں اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جواب بلاشرکت احدے چین کی فرمانفرما تھی کوئی سُراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے تنگچی کی بجائے کوانگسو کو جو صرف تین سال کا بچہ تہا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل وغش حکمران رہی ۱۸۹۸ء میں جب کوانگسو کچھ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان مشتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کر کے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تہا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہوا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہیں زور شور سے اُڑتی رہیں مگر یہ صحیح نہ تھیں۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ باکسروں کے ہنگامے میں اس میں کچھ شک نہیں کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تھی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تھے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان روا تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت وتاج موجود ہی نہ تہا اگرچہ اوّل ہی ملکہ ابتداء میں اصلاحات کی مخالف تھی مگر آخرش اوسے رفتار زمانہ کے ساتھ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت و وضع قطع کا معائنہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کر کے پیش کریں۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود میں لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تھی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بھی پیام اجل آگیا

ذیل

میں ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کسی زمانہ ٹرکی کے باجگزار تھے مگر دول یوروپ کی ڈپلومٹیک چالون اور ٹرکی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ میں اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اس نقشہ میں مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہیں لیا گیا

	بلگیریا	یونان
رقبہ مربع میل۔	۳۸۰۸۰	۲۵۰۰۰
آبادی	۴۰۳۵۰۰۰	۲۶۳۱۰۰۰
آمدنی	۵۰۸۹۰۰۰	۵۲۱۲۰۰۰
اخراجات	۵۰۸۹۰۰۰	۵۲۱۲۰۰۰
فوج بحالت امن	۵۲۰۰۰	۱۵۰۰۰
فوج بحالت جنگ	۳۵۰۰۰۰	۸۵۰۰۰
اخراجات فوج	۱۱۵۲۰۰۰	۳۷۴۰۰۰
ریلوے	میل ۱۱۲۰	میل ۸۴۵
قرض	۱۵۰۰۰۰۰۰	۲۸۸۷۵۰۰۰

	رومانیا	سرویا
آبادی	۵۹۰۶۰۰۰	۲۴۹۲۰۰۰
رقبہ مربع میل	۵۰۷۰۰	۱۸۷۵۰
آمدنی	۱۰۱۰۹۸۰۰۰	۳۵۲۱۴۴۰
اخراجات	۱۰۰۷۸۰۰۰	۳۵۱۷۰۰۰
فوج بحالت امن	۶۵۰۰۰	۲۵۰۰۰
" " جنگ	۱۷۵۰۰۰	۱۱۰۰۰۰
اخراجات فوج	۱۵۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰
ریلوے	میل ۱۶۷۴	میل ۱۳۹۸
قرض	۵۷۰۰۰۰۰۰	۱۸۴۳۹۰۰۰

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا اسلاب ہے

(پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تہا اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۵۲ تعلقے برباد اور اجاڑ ہو گئے ہیں ۲۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے ہیں ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہو گئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے میں ایک لاکھ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تہا۔ علاوہ ازیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانیں بھی ہلاک ہو گئی ہیں۔

اخبار عام میں کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کر کے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بھی دی جایا کرے گی ان قوم کے دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس سے متعلق کیا ارشاد کرتے ہیں۔

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہیں اون میں سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سریندر بنرجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان میں مفسدانہ لیکچر دیتا ہوا گرفتار ہوا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تہا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیر خواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب پوچھ باز پرس

حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق

ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۰۸ء مجھکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھ رہا ۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا تو ذکر محمد حسین کے بہاولپور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعودؑ کا ذکر شروع ہوا ۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہوا ہے مجھسے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں ۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا رجسٹری کر کے آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں ۔ خاکسار غلام محی الدین از بہاولپور

جناب من ! تسلیم ۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں ۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذلک او تزد علیہ ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے ۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہو سکے جہاں تک مجھے یاد ہے روزانہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے اپ کی عمر ۷۴ سال درج کی ۔ مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی عوام الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں ۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط نکلی ۔

۲ ۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی نہیں اون احمدیوں میں سے ہوں ۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی بر حسن عقیدت خیال کیا جاوے ۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں ۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہیئے ۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں ۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تھوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا ۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور بمواجہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تھا ۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تھا ۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تھا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا ۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں ۔

"یہ علی گڈھ کالج میں بی ۔ اے کلاس کے طالب علم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں ۔ او صلہ اعدالی ہاتیمناہ" اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں ۔ لیکن بایںہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا ۔

۳ ۔ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تھے ۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لیئے علی گڈہ کالج سے رخصت لیکر آیا ۔ مباہلہ تو نہ ہوا ۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنے یہ قبل از ابتہال آپ کا دعوےٰ سُن لیا جاوے ۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا ۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تھا ۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھے بخوبی یاد ہے ۔ کہ آپنے ۶۴ یا ۶۵ سال بتائی تھی ۔

اس حساب سے ٹھیک ۱۷ سال بعد جناب مرزا صاحب فوت ہوئے ۔ تو آپ کی عمر ۸۱ یا ۸۲ سال قرار پائی پس فقرہ او تزد علیہ ٹھیک ثابت ہوا

۴ ۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپنے فرمایا کہ میں ۷۲ سال کا ہوں ۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں ۔ پھر دوسرے موقعہ پر انہی ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے ۔ تو آپنے جواب دیا ۔ کہ میں بالکل لڑکا تھا جب وہ طب پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے ۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے ۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸ ۔ ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹ ۔ ۱۰ بھی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن کچھ ہو ۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے ۔

ھذا ما اقول صادقاً وعلیمٌ بذات الصدور

والسلام ۔ خاکسار ملک محمد دین ۔ افسر انہار

(ریاست بہاولپور)

یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے قوس قزح کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی جنگی کمان خدا کی ہاتھ میں نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہو بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہو اسپر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بھی پھونک دیں ۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پھیلتا جاتا تھا اس نے ۱۴۸۱ء اور ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پھانسی دی اور (۹۷۰۳۲) اشخاص کیلیے مختلف سزائیں تجویز کیں سزا دینے کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تھی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تھے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تھا سنہ ۱۵۱۲ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اسپر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہونچ جاتی تھیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے مغفرت کے

المفتی

۱۵۰ زکوٰۃ
دو ماہ بعد حساب کرکے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پھر اگلے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کرکے کوئی مہینہ مقرر نہیں فرمایا۔

۱۵۱ تصویر
ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

۱۵۲ صدقہ فطر
صدقہ فطر کن لوگوں پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بھی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔
جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہیں۔ تو لا یکلف اللہ نفساً کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کر سکتا۔

۱۵۳ قضاء شدہ روزے ساتھ ہی رکھنے ضروری ہیں یا بعد میں رکھے جا سکتے ہیں
مریض اور مسافر کے لئے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہیں جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر میں رکھ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود پر کس طرح درود پڑھنا چاہئے
فرمایا۔ علیٰ آل محمد میں خلفاء محمدؐ کا دھیان کریں اور مسیح و مہدی خلفاء میں تھے۔

۱۵۴ بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دینا
ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ بچے کے بال اُتروائے کے وقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شعر و سخن

نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظر باز بد نظر صد آہ
تو ہے ہشیار اسپہ سودائی
دل کے ہاتھوں جو پائمال ہو تو
تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی
یہ تیرا دل تجھے ڈبوئے گا
یہ تیری آنکھ خوں رلائیگی
تو نے خلخال کی سنی جھنکار
دل پر اضطراب او چھلنے لگا
لڑگئی آنکھ دل شکار ہوا
ہاتھ سے اپنے دل کو دے بیٹھا
یہ اثر ہے نگاہ تازی کا
وہ نہ تھا حُسن ایک دھوکا تھا
آب سمجھا سراب کو تو نے
آگیا تو جو نفس کے دم میں
سوز فرقت میں جل رہا ہو تو
تیری ہوتیں جو نیم باز آنکھیں

کر لیا تو نے اپنا حال تباہ
خوبی و حُسن کا ہے شیدائی
مردہ حُسنِ خط و خال ہو تو
آنکھ ہے یا کہ مستِ خود رائی
دین و دنیا سے تجکو کھوئیگا
سینکڑوں ہی کنوئیں جھنکائیگی
بھا گئی تجکو خوبی رفتار
جانیوالے کیسا تھ چلنے لگا
ناوک غم جگر کے پار ہوا
غم دل مفت میں تو لے بیٹھا
یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا
تھرتھر جینے کے لیئے تماشا تھا
آفتاب ایک تاب کو تو نے
پڑ گیا آتشِ جہنم میں
دل کے کہنے پہ چل رہا ہو تو
کرتیں گھائل نہ فتنہ ساز آنکھیں

بند کر آنکھ چشمِ دل وا کر
دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں
حُسن جس کا ہے چشمۂ خوبی
وہ خدائے جہان سراسر حسن
حسن و احسان کی پناہ ہے وہ
اوس کو دیکھو تو ہر کہیں ہو وہ
حسن اور عشق کی بہار ہے وہ
جلوہ حسن آفتاب اوس سے
بات ثاقب کی مان او نادان

چشمِ دل سے تو اوس کو دیکھا کر
معرفت کا سرور ہو دل میں
جسمیں صد گونہ شان محبوبی
وہ شہ حُسن جس کا چاکر حُسن
مہ جبینوں کا سجدہ گاہ ہے وہ
جو نہ دیکھو کہیں نہیں ہے وہ
گل و بلبل میں آشکار ہے وہ
گوہر پر ضیا کی آب اوس سے
مر کے دیکھ اوس پہ جو ہی جان جہان

تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجھ پہ قربان ہے زرِ نقدِ جہان
تو نہیں حاصل تو گنجِ شائگان ہو رائگان
تو ہی تو جانِ جہاں ہے خلق کی روح و روان
تو نہیں تو آدمی ہے چند دن کا میہمان
تنگدستی گو رہے غالب مگر تو ساتھ ہو
غم ستانے کے لئے ہر وقت تیرا ہاتھ ہو
روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے
چارۂ غم یا دوائے درد و بیماری کرے
اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے
دوست دشمن کی نہیں پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمخوار ہو
تجھ سوا اے یار سیمیں سیم و زر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے پُر ہنر فضل و ہنر کچھ بھی نہیں
اے پری رفتار تجھ بن بال و پر کچھ بھی نہیں
کھو کے تجھ سا ناز نین انسان پا سکتا نہیں
اس جہاں میں پھر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں
پیر و برنا کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز و نیاز
تیرے دم سے پُر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز
ہے فقط تیری بدولت دیدۂ نظارہ باز
قوت و طاقت ہے تیری تیز ہیں دندان آز
تیرے جیسا ڈھونڈ کر دیکھیں کوئی ہمدم نہیں
تو نہ ہو ہمدم اگر دم بھر ہیں گو یا ہم نہیں
تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجھ کو سنا دے اے خدا
دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اے خدا
بادۂ صحت کا اک ساغر پلا دے اے خدا
قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہے
رحم کر اُس پر کہ وہ اک بندۂ ناچار ہے

ڈاک ولائت

تازہ ڈاک ولائت میں ہمارے پاس وہ کتاب پہونچگئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں کر چکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کھا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پورانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔

کتاب کی قیمت ۱ر ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موُنہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی احمدی نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ اوس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم من اللہ کے موُنہ

بدر خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تھا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ میں پھوپھی اور حضرت عبد اللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ ہیں ۷ھ میں جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزی مرچکا تھا اور اس وقت آپکی عمر ۵۱ سال کی تھی۔ تو آپکا نکاح آنحضرت سے ہوا۔ ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جو کہ مکہ سے ۱۰ میل ہے ہوا۔ وہین حضرت میمونہ نے ۵۱ھ مین وفات پائی۔ چھ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تھین جن کے بعد آپ نے پھر کسی سے نکاح نہین کیا۔

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرار تھا۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تھا۔ لڑائی مین اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین۔ جنھون نے بباعث کبر سنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا۔ یعنے زر جرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تھین آپ آنحضرت صلعم کے پاس زر چندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اپنا مسلمان ہونا بھی ظاہر کر دیا۔ آنحضرت صلعم نے کل رقم جرمانہ ادا کر دی۔ جس کے بعد آپکا نکاح آنحضرت صلعم سے ۵ھ مین ہوگیا۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونھون نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیران جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا۔ اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ آپنے ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تھی۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑھایا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سابایائے خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تھین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تھی۔ جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیران جنگ مین قید ہو کر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہوگئین اس لئے ۷ھ مین آنحضرت نے اُنسے نکاح کرلیا۔ اور چار سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمر رضنے آپکا جنازہ پڑھا آپسے دس حدیثین مروی ہین

سلسلۂ حقہ کے نئے ممبر

- مسماۃ جنت - سورج گڈہ
- " بطولا - " "
- نور الدین - " " "
- پیر محمد صاحب تلونڈی بھنڈران ضلع سیالکوٹ
- محمد ہاشم گوٹیکی گجرات
- فیروز علی - چھاونی لاہور
- مسمات رحیم بی بی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
- یعقوب علی صاحب آگرہ
- حمید الدین صاحب "
- عمر الدین صاحب ملوچیت ضلع سیالکوٹ
- عبد الغفور صاحب سانبھر
- محمد اعظم خان - محلہ ڈھولیوال لودیانہ
- پھریدہ - ڈیرہ ضلع ہزارہ
- لعل احمد صاحب اوجلہ شاہپور
- فتحدین صاحب شیخوپور گجرات
- محمد ابراہیم صاحب شیخ ضلع جالندھر
- بہرام خان ترنایاب پشاور
- اختر علی صاحب کورٹ انسپکٹر بھاگلپور
- عیسیٰ - " " "
- اسمٰعیل صاحب " " "
- ایوب - بھاگلپور
- میمونہ " " "
- بی بی علیمان خاتون " "
- بی بی احرج " "
- نور الحسن " "
- یوسف " "
- بی بی خدیجہ " " "
- شیخ عبدل - بھاگلپور
- محمد " " "
- معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
- غلام محمد صاحب شیخپور گجرات
- والدہ سردار شاہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
- فضل احمد - پنڈی رام گجرات
- نظام الدین - گجرات حال ملاکنڈ بازار
- حشمت علی سپاہی گجرات
- محمد خان نمبر دار ددوالمیال
- خدا بخش صاحب بھیرہ
- مسماۃ رسول بی بی اوجلہ شاہپور
- مسماۃ امیر بی بی اوجلہ شاہپور
- مسماۃ زینب بی بی " "
- محمد عبد اللہ صاحب سکینہ "
- مسماۃ غلام بی بی " " "
- محمد حیات " " "
- میران بخش صاحب کھوکھر متصل کسوپہ تحصیلہ
- احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہ
- غلام محمد صاحب پھلور ضلع جالندھر
- ابو الاحمد صاحب چنگاکوٹی بہاگلپوری
- عبد الرحیم ڈار - اسلام آباد کشمیر
- عبد الظفر " " "
- منشی محمد جو " " "
- غلام حیدر نمبر دار فتحپور سرگودہ
- سندھی - نند احمد ضلع ہوشیارپور
- غلام حبیب نڑہال سیال ضلع ملتان
- چراغدین صاحب جیوال ریاست جموں
- نبی بخش " " "
- لال دین " " "
- عمر حیات " " "
- مسمات بیگم جی دیگیان ضلع ہزارہ
- میر محمد صاحب بدر ضلع شاہپور
- مسماۃ راج بی بی رہجن "
- نور احمد صاحب بہلو ضلع اٹک
- امام الدین - دھاریوال چک ۴۳

رسید زر

- ۱۱۹۶ - مولوی محمد علی صاحب [illegible]
- ۱۷۸۹ - سید غلام حیدر [illegible]
- ۱۰۱ - فیروز احمد صاحب [illegible]
- رسول بخش صاحب لاہور [illegible]
- ۱۵۴۴ - میان عبد اللہ [illegible]
- ۱۸۶۹ - غلام محمد صاحب [illegible]
- ۸۹۰ - عبد الحکیم صاحب [illegible]
- ۱۱۸۳ - نذیر محمد صاحب [illegible]
- محمد علی صاحب ۱۷۵۴ [illegible]
- ۱۶۷۳ - جلال الدین [illegible]
- ۱۵۱۶ - محمد شاہنواز [illegible]
- ۲۱۰۳ - جلال الدین صاحب [illegible]
- محمد شفیع صاحب لودیانہ [illegible]
- ۱۳۳۴ - عبد الرزاق صاحب [illegible]
- ۱۸۵۴ - میان عبد الولی [illegible]
- ۱۸۰۱ - عبد الحی صاحب [illegible]
- ۹۸ - حاکم علی صاحب [illegible]
- منشی اللہ دتا صاحب [illegible]
- ۱۱۵۱ - رحیم بخش صاحب [illegible]

المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل الہ آباد مین کاروبار کرتے ہین۔ بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

متفرق خبریں

پنجاب پولیس کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایڈ متوفی کی بیوہ کو سرکار نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔

ٹوہانہ (حصار) میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ ٹیکس چنگی قایم کرنا سرکار نے نہیں مانا ہے۔

ندیہ کے موضع ریلیتہ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ مار کی رفلوں سے مسلح تھے شریف تعلیم یافتہ۔

امریکن مویشیوں کا داخلہ برطانیہ اعظم وکینیڈا میں بند کیا گیا۔ وہ کھر دمنہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

سلطنت کے چار دانگ سے ہر روز ہزارہا لوگوں کی طرف سے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں۔

شستہ پوسٹ آفس میں وی پی کا جدید انتظام جو کئی ماہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ افزا ہے کہ جس سے نہ صرف پبلک کارخانہ دار اور تاجران ہی ناراض ہیں بلکہ شستہ ڈاک کے ملازمان بھی بہت واویلا کرتے ہیں اور اُن کا کام بہ نسبت سابق کے بڑھ گیا ہے اور پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس انتظام سے وی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں آتا ہے اور متواتر غلطیاں پیش آ رہی ہیں۔ حال میں کلکتہ کے پوسٹ آفس میں اسی بدانتظامی اور اندھا دھند کی وجہ سے سولہ ہزار روپیہ کے غبن کا پتہ لگایا گیا ہے جو چٹھی رسان نے کیا ہے لطف یہ کہ اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ یہ خرابی جلدی نوٹس میں آتی۔

خرطوم میں انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن کالج لارڈ کچنر صاحب کی قابل قدر کوشش سے جاری کیا گیا تھا بڑی خوبی سے چل رہا ہے اور بقول تازہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت بخش ہے۔

پچھلے سال کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ روپیہ ہے منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ سوڈانی گورنمنٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار پونڈ (ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع اور فیسوں سے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا۔ منجملہ اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ بینک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے۔

حضور امیر کابل نے بتحریک سردار نصر اللہ خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا۔ قیمت ایک آنہ ڈبل ہے۔

حیدرآباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں سڈیشن بکتا تھا ۵ سال کے لئے جلاوطن کیا گیا ہے۔

جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد دوبارہ دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو گیا ہے۔

بمبئی میل کی اپ اور ڈاون ٹرینیں تھیں ڈاون ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا۔

ایک پنجابی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگا سمندر میں پکڑا گیا۔ تختہ پر سوار تھا۔

ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چون چرا کئے رجسٹری کراتے ہیں۔ ۸ ہزار رجسٹر ہو چکے۔

حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کی ہیں۔

انڈو چائنا کے فرنچ علاقہ صوبی میں چھ دیسیوں کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی دو کو لمبی قید۔

گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیس ہزار روپیہ کی سالانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے دنوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے لئے درخواست کیجائے۔ اس میں چاہا گیا تھا کہ علاوہ رقم مذکور کے گورنمنٹ عالیہ یونیورسٹی کے لئے اور پچاس ہزار روپیہ سالانہ منظور فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی نوآبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے مربعے دئے جاتے ہیں اُسی طرح کچھ مربعے اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات کا بیڑہ پار ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے اکیس ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست پر غور کیجائے وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔ کہ یونیورسٹی کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں چاہا گیا تھا کہ نوآبادی انہار میں زمین کے مربعے دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹننٹ گورنر اصول کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ حضور لفٹننٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی پر خرچ کیجائے۔

امسال کالج پارٹی نے ۴۴+۴۰ ہزار اور وچھووالی سماج نے ۱۷+۳ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

آسٹریا نے ہٹ دھرمی اور خودغرضی سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگونیا اور بوسینیا کو اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اُس کی جس قدر تعریف کیجائے کم ہے۔ تمام ترکوں نے عہد کر لیا ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خرید نہ کیا جائے۔ آسٹرین جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ سے قلیل عرصہ میں ہی آسٹرین سوداگر چیخ اٹھے ہیں اور تمام کاروبار سست پڑ گئے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو مثل سیف چشتیائی وغیرہ و دافع غائت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تواقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں۔ جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہائت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صمہ اور مجلد صمہ ۱۲ر ۔ لیکن خریداران کو رعائت سے دی جاوے گی۔

در ثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) کی تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہائت دلچسپ و عجیب و غریب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہائت عمدہ کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر اور عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہائت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں کو اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے ہوئے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے عمدہ مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی — (الہ داد والے) قیمت ۱ر

کاسر احمدی — (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ — ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

سیر پرند — پرندوں کے متعلق نہائت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۴ر کر دی گئی ہے۔

عیسائی مذہب — یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدائت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر۔ جلد منگوائیے۔

معیار حق — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں قیمت ۱ر

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع و تشنج و حمام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تحلیل فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول۔ سیلان منی۔ یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ جہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر پورے طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۱۵ر دو تولہ عہ ۱۲ر اور پانچ تولہ (للعہ) ہے ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر